## سوال

(352) پچھلی صف میں اکیلے نماز پڑھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعلیم الاسلام، ، ص: ۴۰۰ پر لکھا ہے کہ ''اے تنہا نماز پڑھنے والے تو صف میں کیوں داخل نہیں ہوگیا یا صف میں سے کسی کو کھینچ کر کیوں نہیں لایا؟ تو اپنی نماز لوٹا (اے ابولیلیٰ) المجمع، ج: ۹۲/۲

لیکن نمازِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، مرتبہ ڈاکٹر شفیق الرحمن کے صفحہ ۱۲۹، پر لکھا ہے کہ:

''اگر صف میں جگہ ہے تو پیچھے اکیلے کی نماز نہیں ہوتی اور اگر صف میں جگہ نہیں ہے تو یہ اضطراری کیفیت ہوگی، ایسی صورت میں اکیلے ہی کھڑا ہوجانا چاہیے، کیونکہ اگلی صف میں سے کسی کو پیچھے کھینچنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ امام مالک، احمد، اوزاعی، اسحاق ورابوداؤدؒ کا یہی مذہب ہے کہ صف سے آدمی کو نہ کھینچا جائے۔ البتہ ایک امام اور ایک مقتدی والے مسئلہ پر قیاس کرکے اس کا جواز ملتا ہے۔''

اس توجیہ سے اطمینان نہیں ہوا کیونکہ جب کبھی کسی امام یا مقتدی کا وضو فسخ ہوجائے تو اسے امامت سے ہٹنا اور پچھلے مقتدی کو امام بنانا ہوتا ہے اور وضوء فسخ ہونے والے کو مقتدیوں کی متعدد صفوں میں سے پیچھے نکلنا ہوگا۔ لامحالہ کچھ خلل تو ہوگا پھر مل جانے سے معمولی خلل دور ہوجائے گا۔ علی ہذا القیاس پیچھے کھینچے گئے نمازی کی جگہ آسانی پر ہوسکتی ہے۔ دوسری طرف اکیلے شخص کی نماز نہیں ہوتی۔

ثانیاً: یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے نمازی کو نماز لوٹانے کا حکم دیا تو کیا صف میں جگہ باقی تھی یا نہیں؟ پھر متذکرہ بالا شروع کی روایت میں پیچھے کھینچنے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ صحیح طریقہ کیا ہونا چاہیے؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے شخص کو چاہیے کہ صف میں دائیں بائیں کھڑا ہونے کی جگہ تلاش کرے۔ بصورتِ دیگر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو۔ یہ بھی ناممکن ہو تو صف سے آدمی کھینچ لے۔ اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ تہجد والی روایت سے اتنی ہی حرکت کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ (تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے الاعتصام، ۱۴، ستمبر ۱۹۹۰ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

# فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :322**

محدث فتویٰ